قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۷ امان ۱۳۴۵ ہش ۲ ذیقعد ۱۳۸۴ھ ۷ مارچ ۱۹۶۶ء | نمبر ۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۶ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا ایمان انسان کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتا ہے

جو نورِ ایمان حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئیے کہ وہ راہ تلاش کرے جس کی طرف انبیاء نے راہنمائی کی ہے

"پس اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا اور نہ ان حواس سے ہم اس کو محسوس کر سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ ان محسوسات میں سے ہوتا جن کے لئے یہ حواس ہیں تو بے شک وہ نظر آجاتا یا محسوس ہو سکتا مگر ان حواس میں سے کوئی حس اس کیلئے بکار نہیں۔ اس کی شناخت کے خاص وسائل ہیں اور اَور حواس ہیں گو حکیموں برہمو ؤں اور فلاسفروں نے بجائے خود ٹکریں ماری ہیں لیکن وہ سب غلطیوں میں مبتلا ہیں اور وہ ایمان جو انسان کی زندگی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتا ہے ان کو نصیب نہیں ہوا۔ جب خود ان کی یہ حالت ہے تو وہ دوسروں کے لئے ہادی اور راہنما کیونکر ہو سکتے ہیں جو خود مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور جن کو خود سکینت اور اطمینان نہ ہو وہ اَوروں کے لئے کیا اطمینان کا موجب ہوں گے۔ اس سلسلہ کی راہ کے چراغ دراصل انبیاء علیہم السلام ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ نورِ ایمان حاصل کرے اس کا فرض ہے کہ اس راہ کی تلاش کرے اور اس پر چلے بدوں اس کے ممکن نہیں کہ معرفت اور سچا گیان مل سکے جو گناہ سے بچاتا ہے۔ اور ہر ایک شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ کس شے کا اتباع اس وقت حقیقی ایمان اور گیان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب انسان سچائی پر قدم مارنے لگتا ہے تو اس کو مشکلات اور ابتلا پیش آتے ہیں برادری اور قوم کا ڈر اسے دھمکاتا ہے لیکن اگر وہ فی الحقیقت سچائی سے پیار کرتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے تو وہ ان ابتلاؤں سے نکل جاتا ہے۔ ورنہ ابتلا اس کا نفاق ظاہر کر دیتا ہے۔ مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ دیوانہ بنے کسی ننگ و عار کی سچائی کے لئے پروانہ کرے جب تک وہ ان قیود کا پابند ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔"

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست ؁ دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۶ مارچ۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج کل آپ بعارضہ انفلوائنزا بیمار ہیں بخار بھی ہے اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین

(۲) اسی طرح سابق مبلغ امریکہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے اور عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۶ مارچ۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ڈیرہ غازیخاں ملتان منٹگمری اور اوکاڑہ وغیرہ کی جماعتوں کا دورہ کر کے مورخہ ۴ مارچ کی شام کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں کل یہاں نماز جمعہ آپ نے ہی پڑھائی۔ خطبہ کے طور پر آپ نے الفضل مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۵ء میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کرو۔ پھر محبت اور ہمدردی کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کرنے کی کوشش کرو۔

○ ربوہ۔ آج ۶ مارچ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی لیکھرام کے سلسلہ میں ایک اہم اجلاس ہوگا جس میں خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہوگی۔ بزرگوں سے بھی شرکت کی درخواست ہے۔ (مہتمم مقامی)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل: دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۵ء

پیشگوئی ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۶ء

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۳/۵/۶۵)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو نشانِ صداقت بیان کیا گیا ہے اس کی اہمیت پیشگوئی کے آخری الفاظ سے واضح ہوتی ہے جو حسبِ ذیل ہیں:-

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم بھی پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۵۸-۶۲)

حقیقت یہ ہے کہ اس نشان کی مثال بہت کم ملے گی۔ یہ اتنا عظیم نشان ہے کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کوئی نشان نہ بھی دکھلاتے تو یہی نشان آپؑ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی تھا۔ اور اگر مخالفین بھی عدل و انصاف اور دیانت سے اس نشان پر غور کریں اور اس کے متعلقہ بعد کے واقعات کو دیکھیں تو ان کو بھی انکار کے لئے جائے گنجائش نہیں رہتی اور یہی بات ہے جس کو ان زوردار الفاظ میں پیشگوئی کے آخر میں بیان کیا گیا ہے اور ساری دنیا کو گویا چیلنج کیا گیا ہے کہ ایسا نشانِ رحمت تم بھی دکھاؤ۔ اس تحدّی کو ذرا ملاحظہ کیجئے۔ ظاہر ہے کہ ایک انسان جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتا اس کے لئے بھی اسی نشان کو پیش کیا گیا ہے۔

اس بات پر بھی غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ نشان ۱۸۸۶ء کے آغاز میں عطا کیا جب آپؑ بالکل ہی ایک غیر معروف حالت میں قادیان جیسے دور افتادہ قصبہ میں رہتے تھے۔ اس وقت آپؑ نے کوئی دعوےٰ بھی نہیں کیا تھا۔ آپؑ کی دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی۔

آپؑ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور اپنے تین خادموں کے ہمراہ دعا کے لئے گئے تا کہ آپ مخالفین کے لئے اللہ تعالیٰ سے اپنی اور اسلام کی صداقت کا نشان طلب کریں چنانچہ آپ کی تضرعات کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور آپ کو یہ نشان دیا جو ۲۰ فروری کے اشتہار میں ہوشیارپور ہی میں اسی روز شائع کر دیا گیا تھا۔

آپؑ کی پہلی بیوی سے صرف دو لڑکے موجود تھے جن میں سے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئے اور مرزا فضل احمد ۱۸۶۰ء کو پیدا ہوئے۔ آخرالذکر ۱۹۰۲ء میں لاولد فوت ہو گئے۔ اوّل الذکر مرزا سلطان احمد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۱ء میں فوت ہوئے خدا کے فضل سے آپ کی اولاد موجود ہے۔

دوسری بیوی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فروری ۱۸۸۶ء تک کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی پہلا بچہ ایک لڑکی عصمت تھی جو ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۱ء میں فوت ہو گئیں۔

الغرض پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے وقت آپؑ کی اولاد صرف پہلی بیوی سے موجود تھی جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اگرچہ مرزا فضل احمد آپؑ کے بڑے فرمانبردار تھے مگر آخر میں آپ رشتہ داروں کے زیر اثر آ گئے تھے اور مرزا سلطان احمد اس وقت ۳۰ سالہ جوان تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اس وقت ۵۲ سال کی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقریر لدھیانہ میں فرماتے ہیں:-

"اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر ۵۲ سال کی تھی اور اس سے قبل آپؑ پر بعض امراض کے شدید حملے ہو چکے تھے جن کی وجہ سے آپ بہت کمزور تھے حتیٰ کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ جو اس وقت دیوبند کے طالب علم تھے بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے آپؑ کو دیکھا تو اپنے ایک دوست سے کہا کہ ان کے دعوے پر غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ زیادہ سے زیادہ تین چار ماہ میں فوت ہو جائیں گے۔ غرض ایسی حالت میں جبکہ ستّر فیصدی لوگوں کے ہاں اولاد کا ہونا بند ہو جاتا ہے اور صرف تیس فیصدی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے ہاں اولاد ہو سکتی ہے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ آپؑ کی صحت سخت کمزور تھی آپؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ آپؑ کے ہاں اولاد پیدا ہو گی اور ایک سے زیادہ بچے پیدا ہوں گے اور آپ کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا بعض خاص خصوصیات کا حامل ہو گا۔ جو اس الہام میں بالتفصیل بیان کی گئی ہیں اس پیشگوئی پر مختلف اعتراض کئے گئے اور کہا گیا کہ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ لوگوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا کہ اوّل تو اس عمر میں انسان موت کے قریب ہوتا ہے ۵۵ سال کی عمر میں گورنمنٹ بھی پنشن دے دیتی ہے۔ گویا وہ یہ سمجھتی ہے کہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا۔ ہمارے ملک میں اوسط ۲۶ سال ہے۔ اور آپؑ گویا اس وقت اس سے دوگنی عمر پا چکے تھے۔ ایسی عمر میں گو اولاد کا ہونا ناممکن نہیں مگر ستّر فیصدی لوگوں کے ہاں نہیں ہوتی۔ مگر آپؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ آپؑ کے ہاں اولاد ہو گی۔ پھر اگر اولاد بھی ہو تو کون قانون ہے جس کے ماتحت وہ یہ دعوےٰ کر سکے کہ وہ زندہ بھی ضرور رہے گی۔ پھر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک لمبے عرصے تک اس کے ہاں اولاد ہوتی رہے گی۔ کئی بچے زندہ رہیں گے اور کئی کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور پھر اس اولاد میں سے ایک لڑکا ایسا ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا خاص طور پر وارث ہو گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان ہو گا۔ دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو اس قسم کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی جھوٹ بولے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو بھی سمجھا دے"۔

(الفضل مصلح موعود نمبر صفحہ ۳-۴)

یہ ایسی دلیل ہے اور واقعات ایسے ہیں کہ جو لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں رکھتے وہ بھی ان کو جھٹلا نہیں سکتے چہ جائیکہ ایک ایسا شخص جو آپؑ پر اور آپؑ کی صداقت پر سب سے اعلیٰ ایمان رکھنے کا دعویدار ہو جیسا کہ ہمارے غیر مبائعین دوست ہیں۔

ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ یا تو یہ مانیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی نعوذ باللہ جھوٹی تھی جیسا کہ لیکھرام نے کہا تھا (نقل کفر کفر نباشد)

آپ کی ذرّیت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہیگی۔

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸)

"ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کی ذرّیت سے کوئی باقی نہ رہے گا"

اور یا پھر مانیں کہ محمود "مصلح موعود" ہے کیونکہ آپ کی یہ پیشگوئی صحیح نہیں مانی جا سکتی جب تک محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو "مصلح موعود" نہ مانا جائے۔ تیسرا کوئی راستہ کھلا نہیں ہے کیونکہ آپ کی پیشگوئی اپنی ذریت کے متعلق الگ ہے اور جماعت کے متعلق الگ ہے۔ اور آپ کی ذرّیت اگر نیک نہیں ہے تو پیشگوئی پھر بھی (نعوذ باللہ) جھوٹی ہے۔ اس طرح یا تو لیکھرام نعوذ باللہ سچا ہے اور یا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سچے ہیں۔ دونوں میں سے ایک ہی سچا ہو سکتا ہے۔ ادھر ادھر کے حوالے کانٹ چھانٹ کر کے جوڑ جاڑ کر جو لوگ آپ کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کرنے کی دن رات کوشش کرتے رہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔

اس چمن میں پیروِ بلبل ہو یا تلمیذِ گل
یا سراپا نالہ بن جا یا صدا پیدا نہ کر

پیغام صلح والوں اور دوسرے نقادانِ محمود کو غور کرنا چاہیئے کہ جس انسان کے خلاف وہ دن رات سوچتے رہتے ہیں الزام تراشی کرتے رہتے ہیں اور گالیاں دیتے رہتے ہیں بڑے لمبے چوڑے مضمون لکھ رہے ہیں وہ کیا ہیں؟ اس کو جھٹلا کر وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی کو نعوذ باللہ جھوٹا اور لیکھرام کو سچا ثابت کر رہے ہیں +

خرابۂ قمران کے صحیفے

از مکرم خورشید ہاشمی صاحب

یہ ۱۹۴۷ء کی ایک گرم دوپہر کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان بدو گڈریا بحیرہ مردار کے شمال مغربی کنارے کے آس پاس بکریاں چرا رہا تھا۔ دھوپ اور لُو سے بچنے کے لئے اس نے ایک غار کے اندر پناہ لی۔ تھوڑی دیر ستانے کے بعد تجسس نے اسے اکسایا۔ چنانچہ جھٹ پٹے اندھیرے میں اس نے اپنا ڈنڈا ادھر ادھر گھمایا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ گرد و غبار اور جالوں میں اٹے ہوئے تین انگارے (مٹکے) ہیں۔ جن میں بوسیدہ اور خستہ مسودات بھرے پڑے ہیں۔ ان کو بیچنے کے خیال سے اپنی چادر میں گٹھڑی بنا کر گھر لے آیا۔ بیچارے کو دو سال تک اس کا کوئی خریدار نہ مل سکا۔ چنانچہ تنگ آ کر اس نے اپنے دو تین ساتھیوں سے بات کی۔ دو ایک جیالے دوستوں نے اس کی مدد کی حامی بھری اور یروشلم جا کر شامی چرچ کے لاٹ پادری کے پاس اونے پونے داموں یہ "ردی" بیچ دی۔ شامی لاٹ پادری نے جب دیکھا کہ ان مسودات پر آرامی اور عبرانی زبان میں "عہد نامہ عتیق" کی کتاب "یسعیاہ" درج ہے تو اس نے عبرانی یونیورسٹی کو یہ صحائف پیش کر دیئے سو اس طرح آج بھی ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۷ء کے دریافت شدہ صحائف "یونیورسٹی اسرائیل" کے پاس ہیں۔

خرابۂ قمران کا یہ انکشاف بہت جلد یہودی اور عیسائی دنیا میں پھیل گیا۔ انہوں نے اس کے بعد نہایت مستعدی سے یکے بعد دیگرے آثار قدیمہ کی مزید دریافت کے لئے مہمات روانہ کیں۔ ۱۹۴۹ء میں اس غار کی دوبارہ کھدائی کی گئی اور اس کے اردگرد کے علاقے کی چھان پھٹک کی گئی۔ اور تمام دریافت شدہ اشیاء اور صحائف یروشلم کے فلسطینی عجائب گھر میں رکھوا دی گئیں۔ اس غار نمبر ا سے ذرا جنوب کی طرف وادیٔ قمران کے سرے پر ایک عمارت "خرابۂ قمران" کے نام سے موجود ہے۔ جس کی کھدائی ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۶ء تک جاری رہی ہے۔ اور ماہرین آثار قدیمہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک یہودی راہبوں کا قبیلہ عیسینی (ESSENES) سوا سو سال قبل مسیح سے آباد تھا اور یقینی طور پر ۶۶ء سے ۷۰ء بعد مسیح تک آباد رہا ہے۔ یاد رہے کہ ۶۶ء-۷۰ء میں رومن سلطنت کے خلاف پہلی یہودی بغاوت رونما ہوئی جس کی پاداش میں رومیوں نے اس بستی کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔

۱۹۵۱ء میں بحیرۂ مردار کی مغربی جانب وادیٔ قمران سے کچھ فاصلہ پر وادی مربعۃ میں سے بھی کئی ایک مسودات۔ جو پہلی صدی عیسوی میں لکھے گئے ملے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں وادیٔ مربعۃ میں چار مزید غاریں دریافت ہوئیں۔ ان میں دوسری صدی میں لکھے ہوئے خطوط اقرار نامے وثیقے اور دیگر اہم مسودات ملے ہیں ۱۹۵۲ء میں خرابۂ مرد کی کھدائی ہوئی۔ جو کوئی پرانی عیسائی خانقاہ تھی۔ اسی سال غار ۴ دریافت ہوئی۔ جو اپنی دولت اور کثرت مسودات کی وجہ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اگرچہ اس کے بعد بھی ۱۹۵۶ء تک مزید تین غاریں دریافت ہوئی ہیں۔ لیکن ہمارے لئے دلچسپی کا موجب یہ بات ہے کہ یہ مسودات حضرت مسیح ناصری کے عین حیات اور ان سے چند صدیاں قبل کے ہیں۔ اس لئے مذہبی لحاظ سے ان میں بعض ایسے انکشافات۔ اور صحیح واقعات درج ہوں گے۔ جو بعد کے لوگوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں اور مطلب براری کے لئے تغیر و تبدل کو صاف کر دیں گے۔

ان غاروں میں سے کیا کچھ نکلا ہے۔ ایک لمبی داستان ہے جو آہستہ آہستہ مختلف کتابوں میں مختلف مصنفین اور مترجمین شائع کر رہے ہیں۔ یہاں میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ماہرین آثار قدیمہ کس قدر تگ و دو اور محنت سے یہ خزائن محض علم کی خاطر اکٹھے کر رہے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ کی سائنسی ترقی اور کمال فن سے ہزاروں سال قبل کی چیزوں کو دوبارہ اپنی اصل حالت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

غار نمبر ا۔ پہلے پہل ۱۹۴۷ء میں دریافت ہوئی۔ اور ۱۹۴۹ء میں دوبارہ اسے اچھی طرح کھدوایا گیا۔ اس میں سے عموماً لپٹے صحائف اور دیگر اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ جو عیسوی دور اور قبل مسیح سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک دستاویز کا ترجمہ شائع ہو سکا ہے۔

غار نمبر ۲۔ پہلی غار کے پاس ہی "خرابۂ قمران" کے کھنڈر نظر آئے۔ ان کھنڈرات کی ایک عمارت سے (۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۶ء) معلوم ہوا کہ یہاں راہبوں کا ایک یہودی قبیلہ آباد تھا جو Essenes عیسینی معلوم ہوتا ہے۔ اور کوئی سوا سو سال قبل مسیح سے ۶۶ء تا ۷۰ء بعد مسیح تک یہاں آباد رہا۔ اس مقام سے بہت سے صحائف اور بائیبل کے نسخے آرامی زبان کے ملے ہیں۔ اسی جگہ سے ایک نہایت اہم تانبے پر لکھا ہوا صحیفہ ملا ہے۔ جس کا ذرا تفصیلی ذکر کرنا ہمارے لئے دلچسپی کے علاوہ اہمیت کا بھی حامل ہے۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح کی اپنی زبان پرانی آرامی میں لکھا گیا ہے۔ اور تانبے کی چادر کو دوہرا کر کے ٹانکہ لگا کر جوڑ دیا گیا ہے۔ ان ملفوف اوراق کو کھولنے کا کام اسرائیلی سائنس دان جیمز بائبرکراٹ کے سپرد کیا گیا۔ اور انہوں نے کمال احتیاط اور انتہائی صبر سے حرارت اور نمی دے دے کر اسے کھولا اور کھول کر بان دی گئی۔ ابھی لپٹے ہوئے تانبے (Scroll) کا آخری سرا ہی کھلا تھا۔ کہ پورے تین کالم پڑھنے کے قابل ہو گئے۔ یہ کام ۱۹۵۵ء تک جاری رہا۔ اس وقت تک یہی معلوم ہو سکا ہے کہ بائیبل کا باب "پیدائش" آرامی زبان میں ہے۔ اس کے بعد مزید چند ایک پیتل کے سکرول اسی طرح ملفوف حالت میں ملے ہیں۔ جن میں سے ایک رول دوسرے کے اندر لپیٹ دیا گیا تھا۔ اس کا صحیح حالت میں کھولنا موجودہ زمانہ کی سائنسی ایجادات و تراکیب کا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ یورپ اور امریکہ کے سائنس دان ایک عرصہ سے انتہائی کوشش کر رہے تھے کہ کوئی ایسی ترکیب نکل آئے جس کے ذریعہ خستہ و بوسیدہ اور زنگ آلود تانبہ دوبارہ اپنی اصل حالت اور توانائی پر لوٹ آئے۔ حتیٰ کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۹۵۶ء میں پروفیسر کارون آف ہاپکنز یونیورسٹی نے اعلان کیا کہ وہ اسے بخوبی کھول دیں گے۔ لیکن پروفیسر رائٹ بیکر آف مانچسٹر یونیورسٹی نے اس رول کے داشگاف دراڑوں میں پہلے پلاسٹر آف پیرس بھرا۔ پھر سکرول کے مرکز میں ایک بیلنا داخل کر کے باہر سے پلاسٹک کا لیپ چڑھا دیا۔ اور پھر ایک خاص درجہ حرارت کے سٹوو پر بیلنے کو کباب کی طرح ادھر ادھر رکھ دینا۔ پھر ایک چکی کی طرح گھومنے والی آری سے ایسے کاٹا جیسے قلم کی نب میں قط لگاتے ہیں۔ اس خاص قسم کی آری سے انہوں نے لمبائی کی طرف سکرول کی اوپر کی تہ آلو کی طرح چھیل ڈالی۔ اس طرح یکے بعد دیگرے سنگترے چھیلنے کی طرز پر سارا سکرول کھول کر رکھ دیا۔ یہ خیال رہے کہ ہر چھلکا اتارنے کے بعد پلاسٹک کا لیپ کر کے پھر وہی عمل دہراتے تھے۔ اس طرح ہر صفحہ علیحدہ علیحدہ ہوتا جاتا تھا۔ اور کمال یہ ہے کہ اس احتیاط اور چابک دستی سے آری گھماتے تھے کہ ایک حرف بھی نہیں کٹا۔ اس طرح ایک ایک صفحہ یا پترا الگ الگ کر کے صاف کیا گیا۔ اور پھر ترے میں رکھ کر فوٹو لئے گئے۔ ۱۹۵۶ء کے شروع میں یہ کام ختم ہو گیا تھا۔ بعد میں پتہ لگا کہ یہ بائیبل پرانی عبرانی زبان میں ہے جس میں سے صرف پانچ فیصد حصہ زنگ کھا گیا ہے جو عبارت کے اسلوب بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ پہلی صدی کے نصف آخر کی زبان ہے۔ اور کاتب صاحب نے آجکل کی طرح کئی ہجے اور گرامر کی غلطیاں کی ہوئی ہیں۔ اس کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔

غار نمبر ۳۔ وادیٔ قمران کی مخالف سمت وادیٔ مربعۃ میں سے بھی کئی پرانے مسودات اور مخطوطات برآمد ہوئے ہیں۔ جس میں سے وادیٔ مرد کی کھدائی میں بعض اہم دستاویز ملی ہیں۔

غار نمبر ۴۔ یہ غار اپنی اہمیت اور خزائن کی فراوانی کے لحاظ سے ارباب علم و دانش کے نزدیک سب سے زیادہ سنسنی پیدا کرنے والی ہے۔ اس کی دریافت بھی عجیب حالات میں ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں غار نمبر ا میں کام کرنے والے چند نوجوان مزدور بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے پاس ہی ایک جھاڑی کے سایہ میں ایک بوڑھا لیٹا اونگھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد بوڑھا چرواہا اٹھ کر نوجوانوں کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ میرے نوجوانی کے زمانہ میں ایک روز میں ایک زخمی خرگوش کا تعاقب کر رہا تھا کہ وہ سامنے غار میں جا چھپا۔ میں بھی ڈنڈا ہاتھ میں لے اس کے پیچھے غار میں داخل ہو گیا۔ اندر خرگوش تو کہیں غائب ہو گیا۔ لیکن میں نے وہاں ایک قدیم مٹی کا چراغ اور دو چار مٹکے پڑے ہوئے دیکھے تھے۔ بوڑھے چرواہے کی زبانی یہ بات سنتے ہی چند منچلے اور مہم پسند نوجوان دوسرے روز آٹے کی بوری، رسے اور روشنی لے کر بوڑھے کی نشان دہی پر اس غار میں گھس گئے۔ یہ غار وادیٔ قمران کی عمودی چٹان کی شمالی جانب کھنڈرات کے پاس ہی ہے۔ سامنے کے چھوٹے سے سوراخ کے بعد انہوں نے یہ مشہور آفاق غار ۴ دریافت کی وہاں سے نکلے ہوئے مسودات یروشلم میں تیرہ ہزار پونڈ میں بکے۔ کچھ عجائب گھر عمان نے ایک سینٹی میٹر فی پاؤنڈ کے حساب سے خریدے۔ اردن گورنمنٹ نے بھی ان میں سے پندرہ ہزار پونڈ کے مسودات خریدے۔ پھر دیکھا دیکھی پاپائے ویٹیکن کناڈا، انگلستان، اٹلی، جرمنی اور امریکہ نے بھاری رقوم ادا کر کے ان خزائن کو خرید لیا ہے۔ ۱۹۵۶ء تک یہ سب برآمد شدہ صحیفے وغیرہ مختلف مشہور مقامات پر پہنچ گئے تھے۔

اب اس پر مطالعہ، ترجمہ اور اشاعت کا کام ہو رہا ہے جو آئندہ دس سال تک جاری رہیگا صرف اس غار سے برآمدہ ایک جلد میں بائبل اور دوجلدیں دوسرے صحائف چھپنے کی توقع ہے صرف بائبل سے متعلقہ مسودات یکصد کے قریب ہیں جن میں سے بعض ضخیم ہیں اور بعض ایک ایک پترے پر لکھی ہوئی ہیں۔

غار ۵ میں سے غار ۱۰ کے مقابل بہت تھوڑا مواد ملا ہے۔ غار ۶ میں ۱۰ قدرے زیادہ ہے۔ اس کے بعد غار ۷ تا ۱۰ کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی ۱۱ کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بہرحال یہ بات واضح ہے کہ ان گیارہ غاروں میں زیادہ سے زیادہ دوسری صدی عیسوی تک کے لکھے ہوئے مسودات، بائبل اور انجیلیں ہیں اسلئے اس وقت دنیا میں موجود بائبل کے تمام نسخہ جات کے متعلق شک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں کہ کہیں ان کے تراجم اور نقول کرتے وقت تحریفات و تبدیل حسبِ منشاء نہ کر لیا گیا ہو۔ آجکل جو ترجمہ کیا جا رہا ہے وہ الاّ ماشاءاللہ، اگر ہم بدگمانی نہ کریں تو وہ اس طرح پر ہے کہ ہر لفظ اور محاورہ حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں بولی جانے والی زبان اور روزمرّہ کی کسوٹی پر کسا جا رہا ہے۔ اور اصلی اور باضابطہ متن وہ ہوگا جو مصری "پے پی را" پر لکھا ہوگا یا پتھر اور مٹی کی تختیوں پر کندہ ہوگا۔ کیونکہ قدیم ترین یہی وہ چیزیں تھیں جن پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا۔ اس کے بعد چمڑے۔ پترے اور دیگر دھاتیں وغیرہ استعمال میں آئیں۔

زبان کے محاورے اور روزمرّہ کی تصدیق کے لئے بعض غیر متعلقہ مسوّدات کا سہارا لیا گیا ہے۔ مثلاً ایک طلاق نامہ ۱۱۱ء میں لکھا ہوا ملا ہے یا ایک شادی کا معاہدہ ہے۔ ایک زمینوں کی خرید و فروخت کا اقرار نامہ ہے۔ ایک نکاح نامہ ۱۳۱ء کا ہے۔ اسی طرح متعدد بیعنامے، رہن نامے کرائے نامے ہیں جو عبرانی۔ آرامی، نبطی اور یونانی زبان میں ہیں۔ ان ہی میں ¼ حصہ صرف عہد نامہ عتیق پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض بائبل کی تفاسیر بھی ہیں۔

وادیٔ قمران کی اس دریافت سے بعض عیسائی اور مذہبی حلقوں میں تشویش بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی انہیں فکر و تردّد ہے کہ اگر صحیح تاریخی واقعات اور تعلیمات بروئے کار آ گئیں تو ایسا نہ ہو کہ ان کے موجودہ عقائد و معتقدات پر کوئی کاری ضرب لگے بہرحال ہمیں اعتماد رکھنا چاہیئے کہ جن لسانی اور علمی ماہرین کے ہاتھوں میں یہ مسوّدات ہیں وہ اپنی طرف سے بڑی دیانت و امانت سے اس پر کام کر رہے ہیں۔ اور یہ بات ان کتب کے پڑھنے سے واضح ہو جاتی ہے جو اس وقت تک شائع ہو چکی ہیں۔

(جنید ہاشمی)

قاضی کوکب صاحب کے "علمی جائزہ" کی حقیقت

مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(قسط نمبر ۲)

درِّ منثور کی احادیث کا مأخذ

یہ بھی یاد رہے کہ امام جلال الدین سیوطیؒ جن کو اپنے زمانہ کا مجدد تسلیم کیا گیا ہے جنہوں نے اس روایت کو ابن ابی شیبہ سے تخریج کیا ہے درِّ منثور کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

"جب مَیں نے کتاب "ترجمان القرآن" رسول اللہ صلعم اور صحابہؓ کی سند سے تالیف کی اور وہ بحمداللہ کئی جلدوں میں پوری ہوئی تو مَیں نے دیکھا کہ اکثر لوگوں کی ہمتیں اس کی تحصیل سے قاصر ہیں اور وہ اسناد کے بغیر صرف متونِ اثر کی رغبت رکھتے ہیں تو مَیں نے اس مختصر (درِ منثور) کو تفسیر "ترجمان القرآن" سے ملخص کیا اور اس میں صرف روایات کے متن پر اختصار کیا۔ اور سند کے متعلق ہر معتبر کتاب کا حوالہ دے دیا جس میں اس کی تخریج ہوتی ہے اور اس کا نام الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور رکھا۔"

(ترجمہ دیباچہ درِ منثور)

الحاصل کوکب صاحب کا اور بعض دیگر مولویوں کا اس روایت کو بے سند قرار دینا ان کی ناواقفی اور لاعلمی کی دلیل ہے۔ ع

بس کُنم خود زیرکاں را این بس است

دوسرے مطلب کا جواب

کوکب صاحب کا نظریہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کا یہ قول اگر صحیح بھی سمجھا جائے تو اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ آنے والے مسیح کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے لانبی بعدہٗ کہنے کی ممانعت فرمائی تاکہ کہیں لوگ لانبی بعدہٗ کے مفہوم سے یہ وہم نہ کریں کہ مسیح کا آنا خاتم النبیینؐ کی آیت یا لانبی بعدہ کی حدیث کے مخالف ہے کیونکہ وہ بہرحال نبی ہونگے اس ممانعت کی کوئی دوسری توجیہ غلط ہے۔ اسکے جواب میں قارئین یاد رکھیں اور کوکب صاحب بھی نوٹ فرمالیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کی ممانعت کی اس وجہ کو بھی غلط قرار نہیں دیتے ہمارا بھی یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عائشہؓ آخری زمانہ میں آنے والے مسیح کو اعتقاداً نبی یقین کرتی تھیں بلکہ خود آنحضرت صلعم نے مسلم میں مسیح موعود کو نبی اللہ قرار دیا ہے۔ ہم یہی تو کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے کہ حضورؐ آخری شارع نبی ہیں لہٰذا آنیوالا مسیح موعود حضورؐ کی شریعت کے تابع ہو کر نبی ہوگا۔ اور اس کا نبی ہونا حضورؐ کی ختم نبوت میں قادح اور حارج نہیں ہوگا۔ جماعتِ احمدیہ اس روایت کو پیش کر کے ہمیشہ یہ ثابت کرتی چلی آئی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نزدیک شرعی نبوت بند ہے اور امتی نبوت کا امکان ہے تو آنے والے مسیح موعود کو ہم بھی نبی مانتے ہیں علماء بھی نبی مانتے ہیں حضرت عائشہؓ بھی نبی تسلیم کرتی ہیں اور کوکب صاحب کی بیان کردہ توجیہ کے مطابق عوام الناس کے اسی ابہام کے دور کرنے کے لئے حضرت عائشہؓ کو یہ کہنا پڑا کہ یہ نہ کہو کہ کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ آنے والا مسیح بہرحال نبی ہوگا۔ اب ہر عقلمند اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ حضورؐ کو خاتم النبیینؐ اعتقاد کرتی ہیں اور دوسری طرف مسیح موعود کو نبی بھی مانتی ہیں تو ان دونوں باتوں کی تطبیق یونہی ہو سکتی ہے کہ امّ المومنینؓ کے نزدیک آنحضرتؐ نبوتِ شریعت کو بند کرنے والے تھے نہ کہ مطلق نبوت کو۔ اسی واسطے تو آپؓ فرماتی ہیں یہ تو کہو کہ حضور خاتم الانبیاءؐ ہیں یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد نبی کوئی نہ ہوگا کیونکہ انکے اعتقاد میں بقول کوکب صاحب مسیح موعود نبی ہوگا اور اس کا نبی ہونا خاتم الانبیاء کے مفہوم کے مخالف نہیں۔ بہرحال ہماری اس روایت کے پیش کرنے سے غرض یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک امتی نبی کا امکان ہے گو کوکب صاحب کے نزدیک وہ آنے والا عیسیٰؑ ہے۔ جو بنی اسرائیل کا نبی ہے اور ہمارے نزدیک وہ امتِ محمدیہ کا ایک فرد ہے اور عیسیٰؑ فوت ہو چکا ہے۔ تو یہ مسئلہ وفات و حیاتِ مسیح سے تعلق رکھتا ہے اور یہاں اس کی بحث نہیں۔ ہم کہتے ہیں جب مسیح ناصریؑ وفات پا گئے ہیں قرآن کی رُو سے لہٰذا وہ مسیحِ نازل امتِ محمدیہ کا ایک فرد ہے اور وہ امتی نبی ہے۔ تو حضرت صدیقہؓ کے اِس قول سے امکانِ نبوت ثابت ہے اور یہی ہمارا مدّعا ہے۔

دوسری توجیہ

علاوہ ازیں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک نبوت کے دو اجزاء ہیں شریعت والی نبوت اور مبشّرات والی نبوت تو آپ نے جب فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے تو ان کے سامنے آنحضرت صلعم کی یہ حدیث بھی تھی لم یبق من النبوۃ الّا المبشّرات۔ جسے دیگر جلیل القدر صحابہؓ کے علاوہ حضرت صدیقہؓ نے بھی روایت کیا ہے۔

اِس حدیث سے ثابت ہے کہ نبوت کا جو حصہ مبشّرات سے تعلق رکھتا ہے وہ امتِ محمدی میں جاری ہے اور نبوت کا جو حصہ شریعت سے تعلق رکھتا ہے وہ ختم ہو چکا ہے اور نبوت کی مبشرات والی جزء اور قسم چونکہ آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق باقی تھی لہٰذا حضرت عائشہؓ نے اس ابہام کو دور فرمانے کے لئے کہ مبادا لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ ہر قسم کی نبوت کے اجزاء ختم ہو گئے۔ آپؓ نے تنبیہہ فرمائی کہ یہ نہ کہو کہ کسی قسم کا نبی نہ آئیگا کیونکہ نبوت کی ایک جزء اور ایک نوع بہرحال امت میں جاری ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے استثناء منفصل کے الفاظ سے نبوت کے اِس حصّہ کے بقاء کو تصریحاً بیان فرما دیا ہے۔

اور ممانعت کی یہ توجیہ پہلی توجیہ کے مخالف نہیں ہے کیونکہ بقول فریقین مسیح موعود کی نبوت اِس سے بڑھ کر نہ ہوگی کہ خدا تعالیٰ اس کی طرف وحی کرے گا اور وہ مبشّرات سے نوازا جائے گا۔ حدیث مسلم میں مسیح موعود کی وحی کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا مسیح موعود کے الہامات۔ مکالماتِ الٰہیہ اور اس کی طرف کی جانے والی وحی سب، الّا المبشرات میں داخل ہیں اور مبشرات والی نوعِ نبوت تاقیامت جاری ہے اسی لئے اس حدیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے امام محی الدین عربیؒ جیسے بزرگوں نے آنے والے مسیح کو مبشرات والی نبوت کا حامل قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ تاقیامت اس دروازہ کو کھلا مانا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:۔

"فالنبوۃ سارية في الخلق الى يوم القيامة وان كان التشريع قد انقطع فالتشريع جزءٌ من اجزاء النبوة"

(فتوحاتِ مکیہ جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

کہ نبوت قیامت تک مخلوق میں جاری ہے گو تشریعی نبوت منقطع ہو گئی پس تشریع اجزاءِ نبوت کا ایک جزء ہے۔"

پس ہم کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے اِس قول کی جہاں یہ توجیہ بھی صحیح ہے کہ ان کے

نزدیک آنے والا مسیح موعود نبی ہے۔ اسیطرح
یہ وجہ بھی ہے کہ آپ کے مدنظر الا المبشرات
والی نبوت کا حصہ تا قیامت کھلا ہے۔ گویا
آپ یہ سمجھانا چاہتی ہیں کہ گو نبوت کی جزو تشریعیت
ختم ہو گئی لیکن جزو مبشرات باقی ہے۔ لہذا
حضورؐ کے بعد مطلق نبوت کی نفی کرنا غلط ہے۔
اور جماعت احمدیہ اسی قول سے صرف یہی
ثابت کرنا چاہتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے
نزدیک تشریعی نبوت بند ہے اور امتی نبوت
کا دروازہ کھلا ہے۔ پس وہ ثابت ہو گیا۔
فالحمدللہ رب العالمین

تیسرے مطالبے کا جواب

کوکب صاحب کا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ
کسی صحابی کا قول پیش کیا جائے جو جماعت احمدیہ
کی تشریح کے مطابق ہو۔ اس کے جواب میں
مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔
(۱) حضرت مغیرہؓ کے سامنے ایک
آدمی نے آنحضرت صلعم کے متعلق
کہا حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا
تو اس جلیل القدر صحابی نے کہا۔
حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء
(درّ منثور جلد ۵)
کہ بس کہو کہ آپؐ کے بعد نبی نہ ہوگا بلکہ
صرف یہ کہو کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔
اس حوالہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
مغیرہؓ حضورؐ کو آخری شارع نبی سمجھتے تھے اور
ان کے نزدیک آپؐ کے بعد امتی نبی کا آنا ممکن
تھا۔
(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا
کرتے تھے:۔
"اللھم اجعل شرائف
صلواتک علی محمد عبدک و
رسولک الفاتح لما اغلق
والخاتم لما سبق"
اے اللہ محمد رسول اللہؐ پر اپنی پاک
رحمتیں نازل فرما جو نبوت کے بند
دروازوں کو کھولنے والے ہیں اور
نبوت کے سابق کھلے دروازوں
کو بند کرنے والے ہیں"
(شفاء قاضی عیاض، بحوالہ ختم نبوت کامل
مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند)
اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ
کے نزدیک امتی نبوت جو کسی نبی کی اتباع کے
ذریعہ سے پہلے زمانوں میں نہ مل سکتی تھی
حضورؐ کے بعد اس کے دروازے کھل
گئے۔ اور تشریعی نبوت یا مستقل نبوت جو
پہلے زمانوں میں براہ راست ملتی تھی حضورؐ
کے بعد اس کے دروازے بند ہو گئے۔
(۳) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں:۔
قال اللہ تعالیٰ وجعلتک

فاتحاً وخاتماً۔
(اخرجہ ابو نعیم بحوالہ خصائص کبریٰ ص۱۹۴ جلد دوم)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔
کہ ہم نے اے رسولؐ تم کو ایک
نبوت (امتی نبوت) کا کھولنے
والا بنایا اور ایک نبوت (تشریعی
نبوت) کا بند کرنے والا بنایا۔
(۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ
نے حضورؐ کو فرمایا:۔
وجعلتک فاتحاً وخاتماً
(تفسیر ابن کثیر ص۳۴ ج ۶)
(سورہ اسراء)
اس کا ترجمہ مولوی محمد ادریس صاحب
کاندھلوی لکھتے ہیں:۔
اور تمکو ہی دورۂ نبوت کا
فاتح اور خاتم بنایا۔
(مسک الختام ص۱)
اس روایت سے ثابت ہے کہ حضرت
ابوہریرہؓ کے نزدیک آنحضرت صلعم نبوت
کے ایک دَور یعنی مستقل اور تشریعی نبوت
کو ختم کرنے والے تھے اور ایک دَور یعنی
ظلی اور اتباعی اور امتی نبوت کے فاتح ہیں۔

چوتھے مطالبے کا جواب

کوکب صاحب کا چوتھا مطالبہ یہ ہے
کہ کسی ایسے مصنف کا حوالہ پیش کیا جائے
جس نے حضرت صدیقہؓ کا قول پیش کیا ہو۔ اور
اس نے اس قول کی جماعت احمدیہ کی تشریح
کے موافق تشریح کی ہو۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ علامہ محمد طاہر صاحب محدث گجراتیؒ نے
تکملہ مجمع البحار میں اس قول کو نقل کیا ہے جس کو
کوکب صاحب نے بھی اپنے مضمون میں درج
کیا ہے۔ لیکن صد حیف کہ کوکب صاحب اس
حوالہ کے مکمل نقل کرنے میں خیانت سے کام
لے گئے ہیں۔ کوکب صاحب نے علامہ گجراتیؒ
کا حوالہ یوں نقل کیا ہے:۔
"عن عائشۃ قولوا انہ
خاتم الانبیاء ولا تقولوا
لا نبی بعدہ وھذا ناظر
الی نزول عیسیٰ ......
لیکن اگلی عبارت کوکب صاحب ہضم
فرما گئے ہیں۔ اس کے آگے یہ الفاظ ہیں:۔
وھذا ایضاً لا ینافی حدیث
لا نبی بعدی لانہ اراد لا
نبی ینسخ شرعہ"
کہ حضرت عائشہؓ کا انکار (لا نبی بعدہ)
سے آنحضرت صلعم کی بیان کردہ حدیث
لا نبی بعدی کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ
حضور علیہ السلام کا منشاء یہ ہے کہ میرے
بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت

کو منسوخ کرے:۔
یہ علامہ محمد طاہرؒ کی مکمل تطبیق بین المحدثین
ہے کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد اپنی جگہ پر درست
ہے کہ میرے بعد کوئی نیا شارع نبی نہیں آ سکتا۔
اور حضرت عائشہؓ کی ممانعت اپنی جگہ پر صحیح ہے
کہ ان کے نزدیک جو نبی آئے گا وہ حضورؐ کی
شریعت کے تابع ہو کر آئے گا۔ شریعت محمدیہ
کا ناسخ نہ ہوگا۔ پس قول صدیقہؓ اور حدیث
نبویؐ کے درمیان جو ظاہری تناقض معلوم ہو
رہا تھا۔ علامہ محمد طاہرؒ نے اس کو رفع کرتے ہوئے
اپنا عقیدہ بیان کر دیا کہ آنحضرت صلعم کے بعد
شارع اور ناسخ دین محمدی کوئی نبی نہیں آ سکتا
اور آنے والا مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کا تابع
نبی ہوگا۔ اور یہی تشریح علماء جماعت
پیش کرتے ہیں۔

پانچویں مطالبے کا جواب

کوکب صاحب کا پانچواں مطالبہ یہ
ہے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت کردہ ایسی
حدیث پیش کی جائے جو اس عقیدے کا
امکان پیدا کر سکتی ہو جو جماعت احمدیہ
ان کی طرف پیش کرتی ہے۔
سو اس کے جواب میں گذارش ہے
کہ جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک حدیث
کی آپ لوگوں نے قدر نہ کی تو دوسری
حدیث کو کب تسلیم کرو گے۔ لیکن لیجئے
حضرت عائشہؓ کی روایت کردہ حدیث
ملاحظہ ہو:۔
عن عائشۃؓ عن النبی
صلعم انہ قال لا یبقیٰ

بعدہ من النبوۃ الا
المبشرات
(مسند امام احمد)
حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں:۔
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اجزاء نبوت
میں سے صرف مبشرات کی جزو باقی ہے۔
حضرت عائشہؓ کی مرویہ یہ حدیث صراحت
سے بتلاتی ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت کی ایک
نوع یا ایک جزو امت محمدیہ میں جاری
ہے۔ اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت
عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ ہر قسم کی
نبوت بند ہے۔
ہم کہتے ہیں مبشرات والی نبوت میں،
سچی خوابیں، کشوف اولیاء۔ الہامات خدا تعالیٰ
سے مکالمہ مخاطبہ یہ سب امور مبشرات
میں داخل ہیں اور تمام صلحاء امت اور
اولیاء اللہ کو اس حصہ نبوت سے
علیٰ حسب مراتب حصہ ملتا ہے۔ لیکن اس
کا کامل حصہ امت محمدیہ میں حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے
مقدر تھا۔ کیونکہ نبی کا نام پانے کے
لئے اظہار علی الغیب شرط ہے۔
جیسا کہ آیت
لا یظھر علیٰ غیبہ احداً
الا من ارتضیٰ
سے ثابت ہے۔ اور یہ شرط صرف
مسیح محمدیؐ میں پائی گئی۔
(باقی)

تحریک جدید غیروں کی نظر میں

صدر انڈونیشیا نے فرمایا:۔
"احمدیت ہندوستان (اور پاکستان۔ ناقل) کی حدود
کے باہر بھی ایک دُور رس اثر رکھتی ہے۔ اس کی شاخیں دُور دُور تک
پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ زمین کے ہر حصہ تک اپنا لٹریچر پہنچاتی ہے۔ یورپ
و امریکہ کے لوگ ان کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس تحریک کے مبلغین ہر
جگہ پائے جاتے ہیں۔ احمدیت یورپ میں خصوصاً اور دنیا بھر کے مفکرین
کے حلقہ میں عموماً تبلیغ اسلام کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس بنا پر یہ (تحریک
ناقل) ہمارے سلام اور شکریے کی مستحق ہے"
(نیشنل فرنٹ نیوز آف انڈونیشیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء۔ بحوالہ رسالہ تحریک جدید ص۱)
(سلسلہ ہفتہ تحریک جدید۔ شعبہ تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یومِ مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

سمندری ضلع لائل پور

مؤرخہ ۲۱/۲/۶۵ بروز اتوار مسجد احمدیہ گوجرہ روڈ سمندری میں بعد نماز ظہر بوقت ۲½ بجے مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت و امیر حلقہ سمندری کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ٹھیکیدار احمد دین صاحب نے کی۔ مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب بٹ آف گوجرہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے اشعار نہایت رقت سے پڑھکر سنائے۔

بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالکریم خانصاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی جماعت احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر پیشگوئی کے پس منظر، اہمیت اور اس کی عظیم الشان غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ تقریباً پون گھنٹہ اُن کی تقریر جاری رہی۔ ازاں بعد مکرم سید افضال حسین شاہ صاحب نے درثمین سے اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

آخر میں صدر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی ایک تقریر کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ نیز مکرم شاہ صاحب نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے سلسلہ میں احباب کرام کو جماعتی ذمہ داریوں کو کماحقہ، ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں آپ نے دعا کرائی۔

خاکسار منشی قدرت اللہ انبالوی
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور

انھالی (مشرقی پاکستان)

مورخہ ۲۰ر فروری بروز ہفتہ انھالی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود منایا گیا۔ ۲۰ر فروری کی صبح سے ہی مقامی خدام اور اطفال نے سبز کاغذ سے جلسہ گاہ کے سجانے کا کام شروع کر دیا۔ ۳ بجے زیر صدارت مکرم مولوی امیر حسین صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ احقر نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ ازاں بعد صاحب صدر نے دُعا کی اور یوم مصلح موعود کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم شہید احمد صاحب معلم وقف جدید نے درثمین سے نظم پڑھی۔ مکرم ابوالبرکت خانصاحب نے مصلح موعود کے متعلق عظیم الشان خوشخبری کی الہامی عبارت پڑھ کر سنائی۔ مسٹر عبدالغفور صاحب نے حضرت المصلح الموعود اطال اللہ عمرہ کی بعض پیشگوئیاں جو پوری ہوئیں بیان کیں۔ مکرم شہید احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے بعض کارنامے سنائے۔ ازاں بعد احقر نے الہامی عبارت پر روشنی ڈالی۔ بالآخر صاحب صدر نے صدارتی تقریر کی اور حضرت امیر المومنین کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کرائی۔

اس کے بعد کھیلیں شروع ہوئیں۔ جن میں خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ اوّل اور دوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بالآخر سب دوستوں میں مٹھائی کی تقسیم کیگئی۔ اور جلسہ کی کارروائی ختم کیگئی۔

(خاکسار ابوالخیر محب اللہ عفی عنہ، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وزیر آباد

۲۰ر فروری بروز ہفتہ "یوم مصلح موعود" کی تقریب میں مسجد احمدیہ وزیر آباد میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعتہائے تحصیل وزیر آباد جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد ایک نظم میاں نصیر احمد صاحب نے درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ صاحب صدر نے "پیشگوئی مصلح موعود" کے الہامی الفاظ سنائے۔ اور جلسے کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب قائد تحصیل وزیر آباد نے پیشگوئی کے الفاظ "مظہر الاوّل و الآخر" کا مفہوم خود حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے الفاظ میں بیان کیا۔ ان کے بعد ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ قائد خدام الاحمدیہ وزیر آباد نے پیشگوئی پر عمومی رنگ میں روشنی ڈالی۔ اور اس کی تفصیلات اور اہمیت کو واضح کیا۔ نیز اس کی ہمہ گیر وسعت اور دُور رس نتائج پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری نذر محمد صاحب نذیر چارج مین ریلوے وزیر آباد نے پیشگوئی کے الفاظ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" کی وضاحت کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ کس طرح یہ الفاظ "حضرت مصلح الموعود" کی ذات بابرکات میں پورے ہوئے اور ہر نیا دن ان الفاظ کی صداقت پر مزید شواہد مہیا کر رہا ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور یوم "مصلح موعود" منانے کی اہمیت اور افادیت کو بیان کرتے ہوئے احباب کو ۴۲۔ اُن کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔
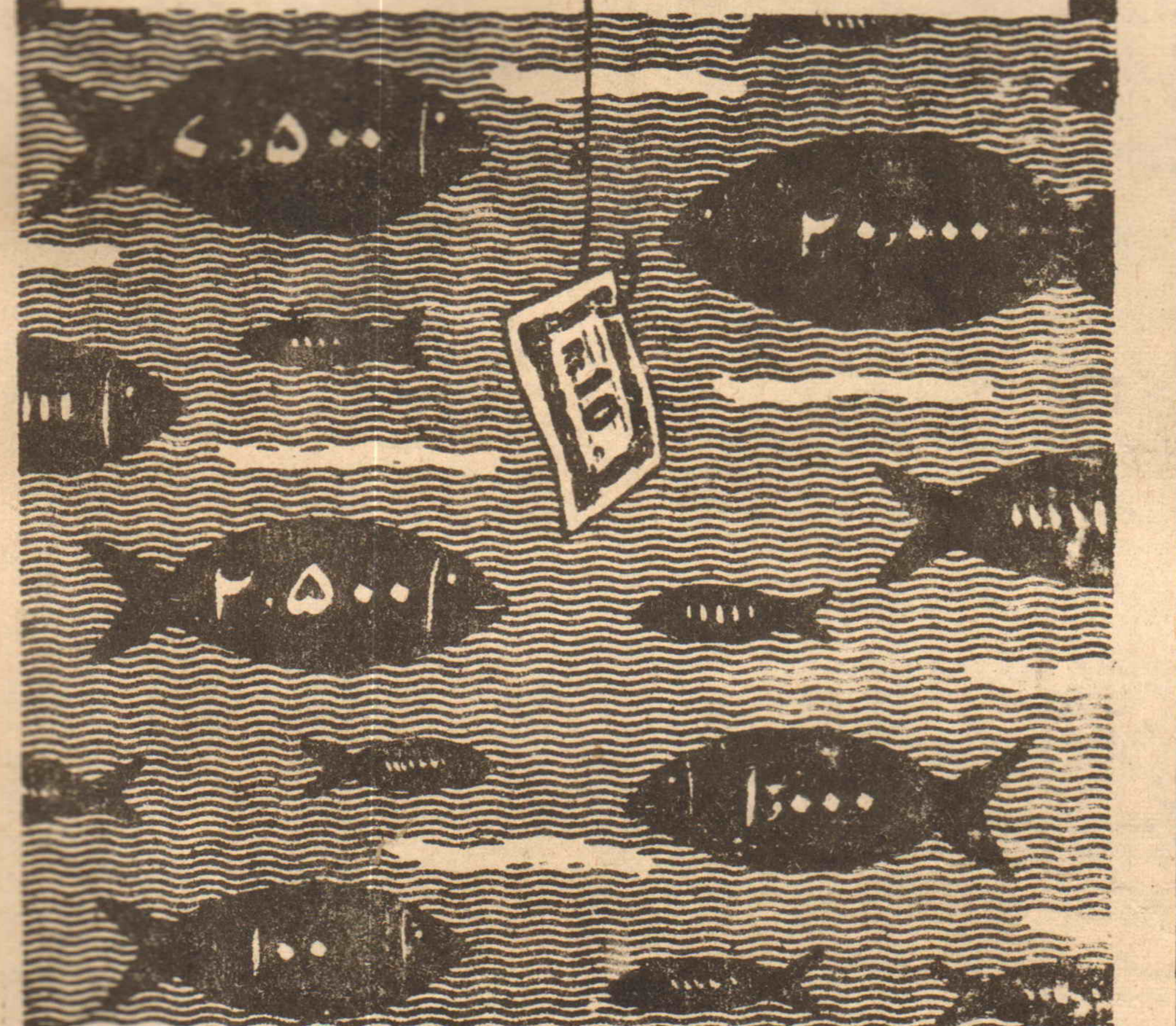
آخر میں سب نے مل کر حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی۔ جلسہ کے اختتام سے قبل ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کی مناسبت سے احباب میں سبز رنگ کی مٹھائی تقسیم کی گئی۔

درخواستہائے دُعا

• میری بھتیجی بشریٰ خانم بنت برادرم عبدالرحمٰن مرحوم کا بچہ دیپالپور میں ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے۔
(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت ربوہ)

• میرے بچے عموماً بیمار رہتے ہیں۔
(امۃ الرشید از کوئٹہ چھاؤنی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرما دیں۔

دعائے مغفرت

چوہدری کریم دین صاحب چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ ۲۶-۲۷ر فروری کی درمیانی شب وفات پا گئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار۔ بشیر احمد مالی۔ احمد نگر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● - پیکنگ ۔ ۵ مارچ ۔ صدر ایوب نے کل چین کی مرکزی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ ماؤزے تنگ سے ملاقات کی ۔ اس موقعہ پر دونوں رہنماؤں نے بڑے بڑے عالمی مسائل اور باہمی دلچسپی کے امور اور دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے کے بارے میں بات چیت کی ۔ ان مذاکرات میں پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزارت خارجہ کے اڈیشنل سیکرٹری اور چین میں پاکستان کے سفیر جنرل رضا نے اور چین کی طرف سے صدر لیو شاؤ چی وزیر اعظم چواین لائی اور وزیر خارجہ مارشل چن ژی نے حصہ لیا ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے شام کی بات چیت کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے مسئلہ کشمیر اور ویٹ نام کے مسئلہ پر تفصیلی غور کیا ہے اور ان دونوں مسائل کے بارے میں پاکستان اور چین کے رہنما پوری طرح متفق ہیں ۔

● - پیکنگ ۵ مارچ ۔ "شکریہ میں سگریٹ نہیں پیتا" یہ معذرت صدر ایوب نے آج یہاں چینی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ماؤزے تنگ سے اس وقت کی جب ماؤزے تنگ نے صدر ایوب کو سگریٹ پیش کیا ۔ صدر نے معذرت کرتے ہوئے سامنے میز پر پڑی ہوئی دیا سلائی اٹھا کر معزز میزبان کا سگریٹ سلگا دیا ۔

● - قاہرہ ۔ ۵ مارچ ۔ شیخ محمد عبداللہ اپنی غیر سرکاری حیثیت کے باوجود عرب ممالک کو اپنا مؤقف سمجھانے اور ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ قاہرہ ۔ بغداد بیروت اور کمہ میں ان کی آمد محسوس کی گئی ہے اور عالم عرب کے ان بڑے بڑے شہروں کے اخبارات نے شیخ عبداللہ کے بیانات کو بڑی فراخدلی سے شائع کیا ہے قاہرہ کے بھارتی سفارت خانہ نے اگرچہ کشمیری رہنما کو عربوں سے الگ رکھنے اور ان کی سرگرمیوں کو اپنی سفارتی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر محدود رکھنے کی کوشش کی لیکن اس میں انہیں ناکامی ہوئی ہے ۔

● - سرگودھا ۔ ۵ مارچ ۔ گزشتہ روز لالیاں کے قریب ٹرک اور ریل کار کی ٹکر میں ٹرک پر سوار ۳ افراد ہلاک ہو گئے جب کہ واپڈا کا ٹرک ریلوے کراسنگ پر سرگودھا سے لاہور آنے والی ریل کار سے ٹکرا گیا ۔ اس حادثہ میں ٹرک میں سوار دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور ایک ہسپتال میں چل بسا ۔ ٹرک ڈرائیور بچ گیا اس حادثہ کے بعد ریلوے لائن پر کئی گھنٹہ تک ریلوں کی آمد و رفت معطل رہی ۔

● - لندن ۵ مارچ ۔ برطانیہ کے ۸۲ سالہ سابق وزیر اعظم لارڈ اٹیلی کی طبیعت کل دارالامراء کے اجلاس کے دوران بگڑ گئی اور وہ اسی وقت ایوان سے اٹھ گئے ۔ لارڈ اٹیلی بڑی پابندی سے دارالامراء کے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں ۔ واضح رہے کہ لارڈ اٹیلی ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۱ء تک لیبر حکومت کے وزیر اعظم رہے تھے ۔ ایک ترجمان نے بعد میں بتایا کہ اب ان کی طبیعت ٹھیک ہے ۔

● - لاہور ۔ ۵ مارچ ۔ کابل نے اب پاکستان کے ساتھ دوستانہ روابط بڑھانے اور باہمی تعاون کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کر دیا ہے یہ بات کل مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے کہی مسٹر وحید الزمان حال ہی میں کابل کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے ہیں جہاں آپ نے راہداری معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے دستخط کئے ۔

مسٹر وحید الزمان نے بتایا کہ کابل میں انھوں نے افغان حکمرانوں کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ اور باہمی تعاون کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا ۔ آپ نے بتایا کہ تجارتی معاہدہ سال ماسبق کے معاہدہ کے خطوط پر ہوا ہے

● - واشنگٹن ۔ ۵ مارچ ۔ صدر ٹیٹو نے صدر جانسن سے درخواست کی ہے کہ وہ ویٹ نام کے سوال پر بات چیت پر رضامند ہو جائیں ورنہ جنگ پھیل جائے گی ۔ انھوں نے امریکی صدر کو پیغام بھیجا ہے اس میں ویٹ نام کی موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں اور اگر کچھ دنوں صورت حال یہی رہی تو مختلف فریق جنگ میں الجھ جائیں گے اس لئے یہ بہتر ہو گا کہ امریکہ مذاکرات پر رضامند ہو جائے ۔ فرانس میں بھی ویٹ نام کی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کل کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں اس روسی پیغام کے جواب پر غور کیا گیا جس کا تعلق ویٹ نام کی تشویشناک صورت حال سے ہے بعد میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ فرانس مذاکرات کا حامی ہے اور روسی حکومت میں اس تجویز سے اتفاق کیا گیا ہے کہ بات چیت کی بنیاد پر تنازعہ کا حل تلاش کیا جائے ماسکو میں کمیونسٹ ملکوں کی جو کانفرنس آج کل ہو رہی ہے اس میں بھی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ امریکی فوجیں اس علاقہ سے نکل جائیں ۔ اور اس ملک کے باشندوں کو اپنا مستقبل طے کرنے کا حق دیا جائے

● - ہوانا ۵ مارچ ۔ کیوبا کے وزیر اعظم ڈاکٹر کاسترو نے کہا ہے کہ دونوں بڑے بلاکوں میں اعصابی جنگ مکمل جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے اور عالمی کشیدگی اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے انھوں نے کہا کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اب بھی بہت کچھ کیا جا سکتا ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ افہام و تفہیم کی پالیسی اختیار کی جائے ۔ انھوں نے کہا کہ ویٹ نام کی موجودہ صورت حال کو بات چیت کے ذریعہ طے کرنا چاہیئے اور اس علاقہ میں بیرونی مداخلت ختم ہو جانی چاہیئے ۔

● - لاہور ۵ مارچ ۔ کل محکمہ ڈاک کے ان پوسٹ مینوں اور کارکنوں نے تنخواہیں وصول کر لیں جو ہڑتال میں شریک ہوئے تھے ۔ قائمقام ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ناصر محمود کے مشورہ پر محکمہ ڈاک کے مقامی حکام نے ملازمین کو ہڑتال کے ایام کی تنخواہ بھی ادا کر دی ہے ۔ تمام ملازمین نے ہڑتال کے دنوں کی اتفاقیہ رخصت کی درخواستیں تنخواہیں وصول کرنے سے قبل پیش کر دی تھیں ۔

● - لندن ۔ ۱۵ مارچ ۔ برطانیہ کے وزیر دفاع مسٹر ڈینس ہیلے نے انکشاف کیا ہے کہ جمہوریہ چین نے دوسرے ایٹمی تجربہ کی تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں ۔ اور وہ آئندہ ہفتہ تک ایٹمی دھماکہ کرے گا

جماعت کی ترقی مخلصین کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے

ایسے مخلصین جو مرکز کی ہر آواز پر لبیک کہتے چلے جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعتی ترقی کے اصول پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"میرا یقین ہے کہ جماعت کی ترقی مخلصین کے وجود پر ہے۔ کہ جب جب اور جس جس وقت انہیں مرکز کی طرف سے آواز سنائی دے وہ اس پر لبیک کہتے جائیں اور میں سمجھتا ہوں جب تک جماعت کے خیالات اس بارے میں متفق نہ ہوں جماعت کے لوگ میری مدد نہیں کر سکتے۔ اگر اس خیال پر تم قائم نہیں کہ تمہاری ترقی اخلاص کے ذریعہ ہے نفاق کے ذریعہ نہیں اور نہ تعداد کے ذریعہ تو تم لاکھوں نہیں کروڑوں نہیں اربوں روپیہ میرے قدموں میں ڈال دو پھر بھی وہ میرے کام نہیں آسکتا کیونکہ وہ توکل کا روپیہ نہیں بلکہ شرک کا روپیہ ہے اور شرک کا روپیہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اس کے مقابلہ میں اس شخص کا دیا ہوا ایک پیسہ بھی برکت کا موجب ہو سکتا ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا کا ہوں اور خدا میرا اور فتح صرف خدا دیتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے سوا دنیا میں کوئی چیز نہیں اور تمام اشیاء محض سایہ ہیں جو خدا کے ارادہ سے ادھر اُدھر نظر آتی ہیں اور جب وہ ارادہ ہٹا لے تو کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی

بعض دوستوں نے جو سلسلہ کے کارکن ہیں میرے گزشتہ خطبہ سے متاثر ہو کر مجھے لکھا ہے کہ ہماری تنخواہوں میں سے اتنا اتنا حصہ کاٹ لیا جایا کرے۔ میں ان دوستوں کے اخلاص کی قدر کرتا ہوں مگر انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ

الامام جنۃ یقتل من ورائہ

خالی قربانی کبھی کامیاب نہیں کرتی بلکہ وہ قربانی کامیاب کیا کرتی ہے جو امام کے پیچھے اور اس کی اتباع میں کی جائے۔ بے شک مومن کو قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے مگر اسے اس بات کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے کہ امام کی آواز سنے اور جب امام قربانیوں کے لئے بلائے اس وقت اپنی قربانی کا اظہار کرے نماز کتنی اچھی چیز ہے جتنی لمبی نماز ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہی فرمایا ہے کہ جو شخص امام سے پہلے حرکت کرتا ہے، قیامت کے دن اس کا مونہہ گدھے کے مونہہ کی طرح بنایا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص امام کے تکبیر کہنے سے ایک منٹ پہلے نماز کی نیت باندھ لیتا ہے تو وہ ثواب حاصل نہیں کرتا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول کے مطابق قیامت کے دن وہ گدھے کی شکل میں اٹھایا جائے گا

پھر رکوع اور سجدہ دعا کے لئے کتنے اچھے مقام ہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جاتا ہے وہ غلطی کرتا ہے جب امام جھکے تب جھکنا چاہیئے اور جب امام سر اٹھائے اس وقت سر اٹھانا چاہیئے پس بے شک انھوں نے اخلاص دکھایا اور میں اس کی قدر کرتا ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں لیکن ان کی خیر خواہی کے بدلہ میں ان سے یہ خیر خواہی کرتا ہوں کہ انھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حکم بتاتا ہوں کہ جس وقت قومی قربانی کا سوال ہو اس وقت ہر شخص کو امام کی آواز کا انتظار کرنا چاہیئے ہاں جب انفرادی قربانی کا سوال ہو ہر شخص اپنے اخلاص کے اظہار کے لئے دوسروں سے آگے بڑھ سکتا ہے اور اسے بڑھنا چاہیئے۔

درحقیقت امام کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ ایک جماعت بحیثیت جماعت قربانی کرے۔ افراد کی قربانی تو بغیر امام کے بھی ہو سکتی ہے"

(الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

پاکستان اور چین سامراجیت کے خاتمہ کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے

پیکنگ میں دس ہزار افراد کے اجتماع سے صدر ایوب کا خطاب

پیکنگ ۶ مارچ۔ پاکستان اور چین سامراجیت اور نو آبادیاتی نظام کے خلاف مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گے یہ بات صدر ایوب نے پیکنگ کے عظیم الشان پیپلز ہال میں دس ہزار سے زائد اجتماع کے سامنے کہی۔ یہاں کل صدر ایوب کے اعزاز میں فقید المثال ریلی منعقد ہوئی جہاں شہریوں نے اپنے جلیل القدر مہمان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ اس موقعہ پر صدر ایوب نے اعلان کیا کہ پاکستانی عوام ایشیائی اتحاد و استحکام اور عالمی امن کے قیام کے لئے چینی عوام کے دوش بدوش ساعی کریں گے۔ اور سامراجیت اور نو آبادیاتی نظام کی مخالفت جاری رکھیں گے انھوں نے کہا کہ امریکہ اور چین کے درمیان مساوات اور باہمی مفادات کو تسلیم کرنے کی بنیاد پر مفاہمت ہونی چاہیئے۔

صدر ایوب نے کہا کہ چین سے ہماری دوستی کی بنیاد مصلحت نہیں ہے بلکہ ہم ہمیشہ سے چین کے دوست رہے ہیں قطع نظر اس امر کے کہ ہم پڑوسی ملک ہیں ہمارے تاریخی رشتے بھی ملتے ہیں دونوں ملکوں میں یہ عزم پایا جاتا ہے کہ ایشیا۔ افریقہ اور جنوبی امریکہ کے براعظموں سے سامراجیت اور نو آبادیاتی نظام کے تمام آثار مٹا دیئے جائیں خواہ وہ کسی بھی شکل میں موجود ہوں ان کو ختم کر دیا جائے گا۔

ربوہ میں چیچک کا ٹیکہ لگانے کا محلہ وار پروگرام

ربوہ ــــــــ اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عملہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے محلہ جات میں ٹیکہ چیچک لگانے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام بنایا ہے۔ براہ کرم زیادہ سے زیادہ ٹیکہ کروا کے عملہ سے تعاون فرمائیں۔

محلہ	مقام	تاریخ و وقت
۱۔ محلہ فیکٹری ایریا۔	بر مکان مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب	۶ مارچ ۵ بجے شام
۲۔ محلہ دارالرحمت شرقی۔	بر مکان مکرم علی محمد صاحب نجم	۸ مارچ ½۴ بجے شام
۳۔ محلہ دارالبرکات	بر مکان مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب	۹ مارچ ۵ بجے شام
۴۔ محلہ دارالیمن	بر مکان مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	۱۰ مارچ ½۴ بجے شام
۵۔ محلہ باب الابواب	بر مکان مکرم چوہدری علی اکبر صاحب	۱۱ مارچ ۵ بجے شام

نوٹ:۔ باقی محلہ جات کے لئے بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

عزم حج بیت اللہ

مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ جو مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے کی ہمشیرہ ہیں ۸ مارچ بروز سوموار اپنے خاوند مکرم انور احمد صاحب عباسی کے پاس دہرین بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے جا رہی ہیں۔ وہاں سے دونوں میاں بیوی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ جائیں گے۔ حج بیت اللہ کے بعد مبشرہ بیگم صاحبہ واپس ربوہ تشریف لے آئیں گی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں خیریت سے لے جائے اور بخیریت وعافیت واپس لائے

(قاضی محمد یوسف ربوہ)

کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات بروز اتوار صبح ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے ۱۹۶۴ء میں بی اے/بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ ایک روز قبل یہاں پہنچ کر شام کو ریہرسل میں شامل ہوں گا ؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز کے نمائندے سے مل سکیں گے جو یہاں پر موجود ہو گا۔

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴